سوال

(357)قبروں پر گنبد بنانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا نبی کریم ﷺ کی قبر پر موجود گنبد کا وجود شرعی اعتبار سے درست ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی طور پر قبروں پر عمارت،قبے اور گنبد وغیرہ بنانا حرام ممنوع اور شریعت کے خلاف کام ہے،ان کو منہدم کرنا واجب اور ضروری ہے،کیونکہ نبی کریم نے قبروں کو بلند کرنے یا ان پرقبے وغیرہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

سیدنا ابوالھیاج اسدی فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی نے کہا :

«ألا أبعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ ألا أدع قبراً مشرفاً إلا سويته، ولا تمثالاً إلا طمسته». (أخرجه مسلم)

کیا میں تجھے اس کام پر روانہ نہ کروں ،جس پر نبی کریم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا،کہ میں ہر اٹھی ہوئی قبر کو برابر کردوں اور ہر تصویر کو مٹادوں۔

امام شوکانی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

من رفع القبور الداخل تحت الحدیث دخولاً أولیاء القبب والمشاہد المعمورة علی القبور

اس حدیث کے مدلول میں قبروں پر بنائے گئے قبے اور مزارات بھی داخل ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر ساتویں صدی ہجری تک کوئی قبہ یا گنبد موجود نہیں تھا، یہ عمل نہ تو نبی کریم کی وصیت ہے،نہ صحابہ نے اس پر عمل کیا اور نہ ہی ساتویں صدی تک کسی نے اس کی طرف کوئی توجہ کی۔ یہ گنبد سب سے پہلے سلطان محمد بن قلاوون صالحی نے 678ہجری میں سنت نبوی سے جہالت،اور نصاری کی تقلید میں بنوایا،اور اس کے بعد یہ مسلسل بنتا چلا آیا،لیکن امراء کا یہ عمل منکر اور شریعت کے خلاف تھا،جس کی ممانعت صریح احادیث میں موجود ہے۔ سیدنا جابر فرماتے ہیں :

« نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبر، وأن يقعد عليه، وأن يبنى عليه » رواهما مسلم

نبی کریم ﷺ نے قبروں کو پختہ کرنے، ان پر بیٹھنے، اوران پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس کا اب آٹھ سو سالوں سے بنتے چلے آنا اور سعودی کا اس کو باقی رکھنا اس کے جواز کی دلیل نہیں ہے، میرے علم کے مطابق ایک ایسا وقت بھی آیا کہ سعودی حکومت اسے گرانے یا اس کے رنگ کو بدلنے کا ارادہ رکھتی تھی، لیکن فتنے کے ڈر سے ایسا نہ کرسکی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ]

جلداول